مطبوعات

تفسیر سورہ قیامہ تالیف حضرت مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ: امین احسن اصلاحی۔ چھوٹی تقطیع۔ ۸۰ صفحہ۔ لکھائی چھپائی غنیمت، کاغذ دبیز۔ ملنے کا پتہ: دائرہ حمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڈھ۔ قیمت: ۸/

حضرت مولانا حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیر قرآن میں ایک خاص اسلوب ہے، جو اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ قرآن کریم پر روایات اور اسرائیلیات سے الگ ہو کر غور کرتے ہیں، جس میں نظم کلام پر خاص توجہ رہتی ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کلام نظم و ترتیب سے خالی نہیں ہو سکتا۔ آیات کی تاویل اور الفاظ کی تشریح میں ان کا اعتماد خود قرآن کریم اور اس کے بعد کلام عرب پر ہے۔ کلام عرب اور خاص کر کلام جاہلیت پر ان کی نگاہ اتنی دقیق اور وسیع ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ یہ بات پورے اطمینان کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ شاید ہی عربی کا کوئی اچھا شعر ہو، جو ان کے پیش نظر نہ ہو۔

سورہ قیامہ کی تفسیر بھی ان کی تفسیری خصائص کی حامل ہے۔ پہلے سورہ کا عمود (یعنی مرکزی مضمون) سابق سورہ سے تعلق اور اس کے بعد اسلوب بیان اور دوسری خصوصیتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس تفسیری جزو کے متعلق مختصر طور پر اتنا کہہ دینا کافی ہوگا کہ مولانا فراہیؒ کی تالیف اور ان کی تفسیری خصوصیات کا جامع ہے۔ مولاناؒ کی اصل تالیف تو عربی میں ہے۔ ترجمہ ان کے شاگرد رشید مولانا امین احسن اصلاحی کے قلم سے ہے۔ ہم نے جا بجا اصل سے مقابلہ کر کے دیکھا اور بے ساختہ ترجمہ کی سلاست اور روانی کی داد دینے پر مجبور ہوئے۔ جو لوگ عربی نہ جانتے ہوں، ان کے لیے یہ ایک نایاب تحفہ ہے۔ اور عربی جاننے والے بھی اس لحاظ سے مستفید ہو سکتے ہیں کہ عربی عبارتیں سلیس و فصیح اردو میں کس طرح منتقل کی جاتی ہیں۔

The Holy Qur'an ترجمہ مولانا عبد الماجد دریابادی۔ جزو اول۔ ۴۰ صفحہ۔ کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ قیمت ۱۲/

قرآن مجید کے متعدد ترجمے انگریزی زبان میں ہو چکے ہیں۔ جن میں مرحوم محمد مارماڈیوک پکتھال، عبد اللہ یوسف علی اور محمد علی لاہوری کے ترجمے زیادہ مشہور ہیں۔ محمد علی صاحب لاہوری کا ترجمہ و حاشیہ معنوی تحریفات سے بھرا ہوا ہے اور زبان بھی پھیکی اور بے مزہ ہے۔ محمد مارماڈیوک پکتھال نے ترجمہ کی بجائے تشریح کو پسند کیا ہے، مگر توضیحی حواشی کی کمی کے باعث اس کی افادیت کم ہو گئی ہے۔ عبد اللہ یوسف علی کے ترجمے میں زبان کا چٹخارہ بھی ہے اور توضیحی حواشی بھی ہیں مگر خود ان کا دینی علم اتنا محدود اور ناقص ہے کہ اتنے بڑے کام کی ذمہ داری کے وہ اہل نہیں کہے جا سکتے۔ بہر حال اس میں اتنی خوبی ضرور ہے کہ وہ ارادی تحریفات سے خالی ہے۔

موجودہ ترجموں کی ان کوتاہیوں کے پیش نظر قرآن کریم کے ایک ایسے انگریزی ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جاتی تھی، جو ان خامیوں سے پاک ہو اور جسے پورے اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ نوجوانوں کے ہاتھ میں دیا جا سکے۔ مولانا عبد الماجد کا ترجمہ اس کمی کو ایک حد تک پورا کرتا ہے۔ مولانا عبد الماجد ایک طرف تو راسخ العقیدہ عالم اور ٹھیٹھ مسلمان ہیں اور دوسری طرف یورپ کی نت نئی گمراہیوں اور فکری بھونچال پر خاص نظر رکھتے ہیں نیز ترجمہ و تالیف کی مختلف منزلوں میں وہ وقت کے مستند عالموں سے برابر مشورہ بھی لیتے رہے ہیں۔ اس لیے یہ توقع کرنا بعید نہ ہوگا کہ ان کا ترجمہ نئی پود اور عام انگریزی دانوں کے لیے مفید اور نفع بخش ثابت ہوگا۔

ترجمہ کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ عقائد کے باب میں ٹھیٹھ اسلامی روش اختیار کی گئی ہے۔ اور دانش فروشان عصر حاضر کی طرح خواہ مخواہ کی تاویل و تحریف سے اجتناب کیا گیا ہے۔ دوسری امتیازی چیز اس کے توضیحی حواشی ہیں، جو اکثر و بیشتر نہایت قیمتی اور مفید ہیں۔ بائیبل اور یہودی